بلکہ راست فکر، پختہ ذہن کے حامل دانش ور بھی ہیں۔ ان کی تحریریں علمی حقائق، ثقہ روایات اور معیاری تنقید و تبصرہ پر مشتمل ہوتی ہیں۔

زیرنظر کتاب، ان کے ۲۶ مارچ ۲۰۰۷ء سے ۹دسمبر ۲۰۱۱ء تک کے عرصے میں روزنامہ ایکسپریس میں شائع ہونے والے کالموں پر مشتمل ہے۔ ان کالموں میں ملکی، قومی اور عالمِ اسلام کے مسائل زیر بحث آئے ہیں۔ اسی طرح عالمی سطح کے سرمایہ دارانہ نظام کے خلاف اور مشرقی ممالک کے جاگیردارانہ نظام کی تباہ کاریوں کو زیر بحث لاکر اسلامی نظامِ حیات کے خدوخال واضح کیے ہیں۔

کالم نگار کو عربی، انگریزی اور اُردو ادب سے خاص لگاؤ ہے۔ ان کی تحریر ادب، تاریخ، سیاسیات اور عصری معلومات سے معمور ہوتی ہے۔ انھیں عوامی مسائل کے حل سے دل چسپی ہے بالخصوص غربت، بے روزگاری، جہالت اور تشدد کے واقعات ان کی توجہات کا مرکز بنتے ہیں۔ قدیم وجدید تاریخی پس منظر میں مصنف نے واقعات وحوادث کا تنقیدی تجزیہ پیش کیا ہے۔ (ظفرحجازی)

وہ جو بیچتے تھے دوائے دل، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی۔ ناشر: دارالنعیم، اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۴۴۴۱۸۰۵-۰۳۰۱۔ صفحات: ۶۵۶۔ قیمت: ۵۰۰ روپے۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی بھارت کے ممتاز عالم دین ہیں۔ علمی حلقوں میں محتاجِ تعارف نہیں۔ عموماً علماے کرام ادیب نہیں ہوتے لیکن ان تحریروں میں مولانا ایک بلند پایہ ادیب کی حیثیت سے نظر آتے ہیں اور قاری علم و ادب اور دینی و ملّی خدمات سے متعلّق اہم شخصیات کے ساتھ کچھ وقت گزارنے کے ساتھ ادب کی چاشنی سے بھی لطف اندوز ہوتا ہے اور ایک کیفیت سے گزر جاتا ہے۔ اس کتاب میں ۴۵ شخصیات کا تذکرہ ہے۔ پہلے باب: 'بہارِ نادیدہ' میں وہ ہیں جن کو مصنف نے دیکھا نہ سنا جیسے مولانا قاسم نانوتوی، سرسیّد احمد خاں، ڈاکٹر محمد اقبال، ابوالکلام آزاد، عبدالماجد دریابادی اور دیگر۔ دوسرے باب: 'دیدہ و شنیدہ' میں وہ نام وَر ہستیاں جنھیں مصنف نے دیکھا اور سنا جیسے قاری محمد طیب، ابوالحسن علی ندوی، مجاہدالاسلام قاسمی وغیرہ۔ تیسرے باب: 'مشفق اساتذہ اور محسن احباب' میں ڈاکٹر محمود احمد غازی کا بھی تذکرہ ہے۔ چوتھے باب میں والدین اور ایک خاندانی بزرگ کا تذکرہ ہے۔